لغات الحدیث

قسط نمبر۱

ترتیب:۔ مولانا محمد ادریس السلفی

عن شداد بن اوس رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ کتب الاحسان علی کل شی فاذا قتلتم فاحسنوا القتلة واذا ذبحتم فاحسنوا الذبحة ولیحد احدکم شفرتہ و لیرح ذبیحتہ (ترمذی کتاب الدیات حدیث۱۳۰۹)

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے احسان کرنا ہر چیز پر فرض کیا ہے۔ پس جب تم قتل کرو تو اچھے طریقہ سے قتل کرو اور جب ذبح کرو اچھے طریقہ سے ذبح کرو اور چاہیئے کہ تم میں سے ہر ایک اپنی چھری کو تیز کرے۔ اور ذبح ہونے والے جانور کو راحت پہنچائے۔

القتلۃ میں ق اور الذبحۃ میں ذ کو کسرہ سے پڑھیں گے۔ لغت عرب میں فعلۃ کا وزن حالت بتانے کیلئے آتا ہے۔ الذبحۃ۔ ذبح کی حالت القتلۃ۔ حالت قتل۔ کہا جاتا ہے

مشی مشیة اللیث

شیر کی چال چلا

جلس جلسة المتکبر

متکبر کی طرح بیٹھا

لہذا ان کلمات کو القتلۃ، الذبحۃ پڑھنا غیر درست ہے کیونکہ فعلۃ کا وزن فعل

میں ایک مرتبہ پر دلالت کرنے کیلئے آتا ہے۔ کہا جاتا ہے۔ ضربت ضربۃً میں نے ایک مرتبہ مارا

٢۔ قال علیہ التحیہ والسلام ھوالطھور ماؤہ والحل میتتہ (ترمذی کتاب الطھارہ حدیث رقم ٦٩) (١٨٣)

اس (سمندر) کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔

یہ طویل حدیث پاک کا حصہ ہے جس میں سمندری پانی کی طہارت اس کے مردہ جانوروں کی حلت کا ذکر ہوا ہے۔

اسے میتتہ م کے کسرہ کے ساتھ پڑھنا درست نہیں۔ کیونکہ میتتہ (بکسر المیم) موت اور حالت موت پر بولا جاتا ہے۔ فرمان رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم ہے

من خرج من السلطان شبراً مات میتۃ جاھلیۃً (بخاری کتاب الفتن ٢٢/٣)

جو شخص امیر کی اطاعت سے بالشت برابر بھی نکلا وہ جاہلیت والی موت مرا ہے۔

ایسے ہی کہا جاتا ہے

مات فلان میتۃ حسنۃً۔

فلاں شخص اچھی موت مرا ہے۔

فلان حسن السیرۃ۔

وہ اچھی سیرت والا ہے۔

موت یا حالت موت پر حلال و حرام کا اطلاق نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ کسی کا اس میں کوئی اختیار نہیں کہ حلال حرام ٹھہرے۔ لہذا یہاں حدیث میں میتتہ میم کے فتحہ سے پڑھا جائے گا۔ جو میت کی مونث ہے اور

اس کی جمع میتات آتی ہے۔ جس کا معنی ہے وہ جانور جو طبعی موت مرا ہو (چنانچہ مذکور حدیث میں سمندر کے مرے ہوئے جانور کی حالت بیان ہوئی ہے)۔

۳۔ قوله علیه السلام لیست حیضتک فی یدک (ابو داؤد ۱/ ۶۸)

یہاں حاء کے فتحہ کی بجائے کسرہ پڑھنا چاہیئے جیسا کہ ذکر ہوا فعلة کا وزن ایک مرتبہ پر دلالت کیلئے آتا ہے اور یہاں یہ مقصود نہیں بلکہ مراد اسم الحیض یا حالت ہے جس پر دلالت کرنے کیلئے حاء کو کسرہ سے پڑھا جائے۔ (ص ۲۰ اصلاح غلط المحدثین خطابی)

حدیث

۔ حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ ایک دن رسول کریم ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی پھر ہم پر متوجہ ہوئے اور ہمیں ایک موثر وعظ کیا۔ جس سے ہماری آنکھیں بہہ پڑیں ہمارے دل ڈر گئے۔ تو ایک آدمی نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ایسے محسوس ہوتا ہے جیسے یہ آپ کا الوداعی وعظ ہے۔ ہمیں کچھ وصیت کیجئے تو آپ ﷺ نے فرمایا میں تمہیں اللہ سے ڈرنے بات سننے اور اطاعت کرنے کی وصیت کرتا ہوں اگرچہ تمہارا مطاع ایک حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو۔ پس بے شک جو تم میں سے میرے بعد زندہ رہے وہ عنقریب بہت زیادہ اختلاف دیکھے گا۔ پس تم میرے طریقے کو اور خلفائے راشدین کے طریقے کو لازم پکڑو۔ اور مضبوطی سے تھام لو۔ اور نئے امور سے اجتناب کرو۔ پس بے شک ہر نیا کام (شرعی امور میں) بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔